ہے استفادہ کی موسم یہ آشکار چلو

ہے باغ علم میں چھائی ہوئی بہار چلو
ہے استفادہ کی موسم یہ آشکار چلو

ہو شکر ہادی و مرشد زباں پہ اپنے رواں
کر اعتراف یہ نعمت کا بار بار چلو

ہے صمت لازمی ، ہے استماع کا فرماں
نرالی اپنی ہے تہذیب با وقار چلو

طلب ہو علم کی اور ساتھ جستجو ءِ عمل
امیدیں آئینگی بر اپنی باقرار چلو

توجّہ باندھ کے حلقہ میں علم کے اپنے
دماغ پہ نہ ہو موبائل کا خمار چلو

ہیں جسم و جاں کی غذاء کے یہ سیف دیں ضامن
بسوئے حضرتِ منعم کرو مُہار چلو

عیاں ہے جامعہ سیفیہ میں بحق فردوس
رواں ہے خلد کی انہارِ پاک ، چار، چلو

نصیب ہوتی ہے ضیافت شہ ہدی کی ہمیں
قصیدہ شکر مے لکھ لکھ کے ، نغمہ زار چلو

ملے ہے دونوں جہاں اُسکو ''من لہ المولیٰ''
دعاءِ طولِ بقاء کر کے بے شمار چلو